خواتین اور عیدگاہ

تحریر: ام عبدمنیب

نمازِ عید کیلئے خواتین کو تاکید:

شریعت نے عورتوں کو بھی ان دو اجتماعات میں شرکت کی ترغیب و تاکید کی حالانکہ خواتین پر نمازِ پنجگانہ باجماعت اور مساجد میں ادا کرنا فرض نہیں کیا گیا۔ ہاں اگر کوئی عورت اپنی مرضی سے مسجد میں جانا چاہے تو اسے منع بھی نہیں کیا گیا۔ نمازِ عید کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے خواتین کیلئے جو کچھ فرمایا وہ درج ذیل احادیث سے واضح ہوتا ہے۔ ام عطیہؓ سے ایک روایت یہ ہے:

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں کیلئے گھر سے نکلیں جوان عورتیں بھی اور حائضہ اور نابالغ لڑکیاں بھی، لیکن حائضہ عورت نماز میں شریک نہ ہو۔ مجالسِ خیر اور مسلمانوں کی خوشیوں میں شریک ہوں۔ میں (ام عطیہؓ) نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس جلباب (چادر) ہے وہ اپنی بہن کو اوڑھا دے۔'' [صحیح مسلم] ایک روایت میں ہے کہ حفصہ بنت سیرینؒ نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث پوچھی اور آخر میں یہ بھی تعجب سے کہا کہ کیا حائضہ بھی (نماز کیلئے) جائے؟ تو ام عطیہؓ نے جواب دیا: ہاں! کیا حائضہ عرفات میں نہیں جاتیں اور یہ یہ کام نہیں کرتیں۔ [صحیح بخاری]

جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے موقع پر کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے لوگوں کی امامت کرائی۔ آپ ﷺ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ مکمل کرنے کے بعد آپ ﷺ عورتوں کے پاس تشریف لائے اور ان کو نصیحت کی۔ اس وقت آپ بلالؓ کے بازو پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور بلالؓ اپنے دامن کو پھیلائے ہوئے تھے جس میں عورتیں اپنے صدقات ڈال رہی تھیں۔ میں (جریج راوی) نے عطا (راوی) سے پوچھا! کیا یہ صدقہ فطر

تھا؟ انہوں نے جواب دیا، نہیں عام صدقہ تھا جو اس موقع پر وہ دیتی تھیں۔ میں (جریج) نے (عطاء سے) کہا: کیا یہ امام کی ذمہ داری ہے کہ وہ خطبہ مکمل کرنے کے بعد عورتوں کو بھی خطبہ دے؟ انہوں نے جواب دیا: یقیناً یہ امام کی ذمہ داری ہے۔ پتہ نہیں اب انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ یہ ذمہ داری ادا نہیں کرتے۔ [صحیح بخاری]

ابن عباسؓ کی روایت میں ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید کی نماز ادا کی اور آپؐ کے بعد ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ بھی۔ یہ سب خطبہ سے پہلے نمازِ عید ادا کرتے پھر خطبہ دیتے۔ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا! گویا کہ میں آپ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں، آپؐ لوگوں کی بھیڑ سے گزر کر عورتوں کے پاس تشریف لائے۔ بلالؓ آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ تب آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

﴿یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ [الممتحنہ:۱۲]

”اے نبی ﷺ! جب مسلمان عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، زنا کاری نہ کریں گی، اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں گی اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں تیری بے حکمی نہ کریں گی تو آپ ان سے بیعت کر لیا کریں اور ان کیلئے اللہ سے مغفرت طلب کریں، بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے اور معاف کرنے والا ہے۔“

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم سب اس پر قائم ہو؟ سب خاموش رہیں۔ صرف ایک خاتون نے جواب دیا: ہاں یا رسول اللہ ﷺ! میں اس وقت نہیں جان سکا کہ وہ کون تھیں۔ پھر آپ ﷺ نے صدقہ دینے کی تلقین کی۔ بلالؓ نے اپنا دامن پھیلا دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آگے آؤ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ عورتوں نے اپنی انگوٹھیاں اور زیورات بلالؓ کے دامن میں ڈال دیئے۔ [صحیح بخاری]

فقہاء کی رائے

ان احادیث کی رو سے مختلف محدثین اور فقہاء نے خواتین کے باہر نکلنے سے متعلق دیگر شرعی ہدایات کی روشنی میں مختلف آراء بیان کی ہیں۔ مثلاً ★ سال بھر میں عید کا موقع دو بار آتا ہے لہٰذا جمعہ اور

جماعت کے برعکس عیدین میں خواتین کا نکلنا قابلِ قبول ہے۔[امام ابن تیمیہؒ] ★ جمعہ اور جمعرات کے برعکس نمازِ عیدین کی کوئی متبادل صورت نہیں جیسا کہ وہ جمعہ کی بجائے ظہر ادا کرسکتی ہے لہٰذا عیدین کی نماز کیلئے عورت نکلے۔[امام ابن تیمیہؒ] ★ عیدین کی نماز کیلئے اللہ تعالیٰ کے ذکر کیلئے میدانوں میں نکلنا ہوتا ہے جو بعض پہلوؤں سے حج کے مشابہ ہے۔[امام ابن تیمیہؒ] ★ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے ہم مسلک علماء کا خیال ہے کہ عورت کا عیدگاہ کیلئے نہ نکلنا بہتر ہے البتہ مولانا انور شاہ کشمیریؒ نے لکھا ہے کہ عورتیں عیدگاہ جاسکتی ہیں۔

ہمارے یہاں عورتوں کے نمازِ عید پڑھنے کے متعلق دونوں طرح کی رائے پر عمل کیا جارہا ہے۔ حنفی حضرات کی خواتین فرض نماز، جمعہ اور عیدین کی نماز کیلئے گھروں سے بالکل نہیں نکلتیں لیکن دوسرے مسلک یعنی اہلِ حدیث حضرات کی خواتین فرض نمازوں کیلئے کبھی کبھی ...... جمعہ کیلئے عموماً ...... اور عیدین کیلئے خصوصاً عیدگاہ میں جاتی ہیں اور نبی اکرم ﷺ کی احادیث کا عملی ثبوت پیش کرتی ہیں۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ خواتین قابلِ رشک ہیں۔ کیونکہ اجتماعِ عید کا مقصد یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کی افرادی اور اجتماعی قوت کا سرِ عام مظاہرہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جس عورت کے پاس جلباب (بڑی چادر) نہ ہو وہ عیدگاہ نہ جائے بلکہ یہ فرمایا کہ اسے اس کی بہن چادر فراہم کردے۔ اس سے بھی عورتوں کیلئے عیدگاہ میں نکلنے کی تاکید ثابت ہوتی ہے۔

صحیح مسلم کی ایک حدیث یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اس روز عورتوں کو اپنے گھروں سے نکالو...... یہ انداز تاکیدی حکم کی نشاندہی کرتا ہے۔

دورِ حاضر میں مسلمان امت کیلئے ایمانی جوش و جذبے اور نئی نسل کیلئے اسلامی شعائر سے وابستگی کی جس قدر شدید ضرورت ہے شاید پہلے کبھی نہ تھی، کیونکہ اقدار پر کافرانہ ثقافت کا رنگ چڑھتا جارہا ہے، اس لیے بھی خواتین کا عیدین کے روز نماز کا اہتمام کرنا لازم محسوس ہوتا ہے۔ نیز خواتین کے ساتھ ہی بچے بھی نمازِ عید کیلئے جاسکتے ہیں، مرد تو صرف سمجھدار بچوں کو ہی اپنے ساتھ لے جایا کرتے ہیں۔

خواتین کے باہر نکلنے کی شرعی شرائط

خواتین نے گھر سے باہر کسی اور حاجت کیلئے نکلنا ہو یا نماز کی ادائیگی کیلئے، ان پر شریعت نے کچھ پابندیاں عائد کی ہیں، ان پابندیوں کا مقصد یہ ہے کہ مردوں کا اجنبی عورتوں کی طرف میلان نہ ہو اور جنسی

بے راہ روی کا شر نہ پھیلے۔ بعض پابندیاں درج ذیل ہیں۔

- ★ اجنبی مردوں کو دیکھنے سے اجتناب
- ★ راستے میں مَردوں سے اختلاط سے اجتناب
- ★ خوشبو لگانے سے اجتناب
- ★ بجنے والے زیور اور آواز پیدا کرنے والے جوتے سے اجتناب
- ★ مٹک مٹک کر چلنے سے اجتناب
- ★ چمکیلے بھڑکیلے کپڑوں اور دیگر نمایاں کرنے والے امور سے اجتناب
- ★ بڑی چادر سے اپنے جسم، زینت اور زیور کو چھپا لینا

دورِ حاضر میں خواتین کے گھروں سے باہر نکلنے کا رجحان مَردوں کے برابر ہو چکا ہے لیکن وہ شریعت کی ان پابندیوں کا خیال بہت کم رکھتی ہیں جبکہ عیدگاہ میں جانے والی اکثر خواتین بھی ان پابندیوں سے آزاد نظر آتی ہیں۔ اس طرح ایک عبادت بجائے اجر و ثواب کے گناہ و عذاب کا سبب بنا دی جاتی ہے۔

سادہ اور سادہ تر لباس

دورِ حاضر میں زرق، برق، چمکیلا بھڑکیلا...... رنگا رنگ شیشوں، موتیوں، ستاروں، بٹنوں، چمکیلی کناریوں اور جھالروں سے سجا ہوا لباس...... مختلف ریشمی اور چمکیلے کپڑوں کی پٹیاں جگہ جگہ لٹک کر، پہننے والے کی بدذوقی کا شکوہ کرتی نظر آتی ہیں۔ جگہ جگہ سے لباس کو چیر کر یا سینے کی بجائے اسے کھلا چھوڑ کر جسم دکھانے کی شیطانی خواہش پوری کی جاتی ہے...... تنگ اتنا کہ جیسے کس کر غلاف چڑھا دیا گیا ہو، کبھی باریک اتنا کہ جسم کی جلد اور رنگت کا صاف پتا چلتا ہے۔

کبھی کھلا اتنا کہ جیسے کھڑکیوں اور دروازوں پر پردے لٹکا دیئے گئے ہوں۔ جسم کے ہر حصے کیلئے الگ الگ اور رنگا رنگ ٹاکیاں جوڑ کر تیار کیا گیا، گویا لباس نہ ہوا بچوں کے کھلونے ہوئے۔ جو عورت چادر لیتی ہے اس کی چادر اور عبایا پہننے والی کا عبایا بھی اسی قسم کے فیشنوں کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اس قسم کا لباس عورت کیلئے حفظِ ستر اور زینت کا باعث بننے کی بجائے باعثِ ننگ اور باعثِ لعنت ہے۔ درج ذیل حدیث میں مذکورہ فیشنوں کے لباس پہننے والیوں کیلئے بہت سخت وعید بتائی گئی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دوزخیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا، ایک تو وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے جس سے وہ لوگوں کو ماریں گے۔ دوسرے وہ عورتیں ہوں گی جو لباس تو پہنتی ہوں گی مگر ننگی ہوں گی، سیدھی راہ سے بھٹکانے والی اور خود بھٹکنے والی، ان کے سر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف کو جھکے ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو کو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو اتنی دور دور سے آتی ہے۔ [صحیح مسلم و مسند احمد]

سادہ جوتے پہن کر باہر نکلنا

صرف فیشنوں والے برہنگی کے آئینہ دار لباس ہی نہیں بلکہ ٹپ ٹپ کر کے آواز پیدا کرنے والے جوتے، اُوپر موتی ستارے، گوٹا اور رنگا رنگ پھول اور ڈیزائن، ایڑیاں بہت اونچی، ایسے کھلے جوتے کہ پورا پاؤں ننگا نظر آئے، اور ایسے بند جوتے کہ مردوں سے مشابہت پیدا ہو، بچوں کے جانوروں کی تصویروں والے جوتے، اور جانوروں کی شکل پر بنائے گئے جوتے، لائٹ والے جوتے، ایسے جوتے ایسی زینت ہیں جو ہر ایک کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیں، ان میں بعض ڈیزائن ایسے ہیں کہ ان کو پہن کر چال ہی متکبرانہ بختی اونٹنی کی طرح ہو جاتی ہے جس کا ذکر مذکورہ بالا حدیث میں کیا گیا ہے، جیسے اونچی ایڑی کا جوتا، اس سے قد بھی لمبا لگنے لگتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک پست قد عورت تھی جو دو طویل قامت عورتوں کے درمیان چلا کرتی تھی۔ اس نے دو لکڑی کے جوتے پہن لیے اور ایک سونے کی خول دار انگوٹھی بنوالی، اس نے اس خول میں کستوری بھروالی جو بڑی عمدہ خوشبو تھی، جب وہ ان دو عورتوں کے ساتھ چلی تو لوگوں نے اسے نہ پہچانا...... وہ عورت جب مردوں کی مجلس سے گزرتی تو اپنی انگوٹھی کا خول کھولتی تو خوشبو مہک جاتی۔ [صحیح مسلم] گویا چال کو حیادار رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ جوتا سادہ، بے آواز اور پاؤں کو ڈھک لینے والا ہو۔

بغیر میک اپ جانا

خواتین میک اپ کے حوالے سے بھی بہت سی شرعی حدود کو توڑتی نظر آتی ہیں چنانچہ میک اپ ایسا گاڑھا ہوتا ہے کہ جو پہلے روز کی دلہن کے میک اپ کو بھی مات کر دے۔ کیا بچیاں، کیا نوجوان...... دو دو سال کی بچیوں کے گال اور ہونٹ، ناخن اور ہاتھ، لپ سٹک، مہندی اور نیل پالش سے رنگے ہوئے بھنوؤں کو

مصنوعی انداز سے بنایا ہوا چہرے اور جسم کے روئیں صاف کیے ہوئے، سر کے بالوں کے مختلف انداز اور فیشن، مختلف طرح کی بالوں کی رنگائی اور کٹائی، حالانکہ ان میں اکثر کام ایسے ہیں جن کے کرنے والیوں پر نبی اکرم ﷺ نے لعنت کی ہے۔ خواہ انہیں گھر کے اندر ہی رہنا ہو اور خواہ ان سے ان کا شوہر ہی مطالبہ کیوں نہ کرے۔ جبکہ طبرانی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب میری امت میں ایسی عورتیں ہوں گی جو بظاہر لباس پہنے ہوں گی لیکن اصل میں وہ ننگی ہوں گی اور ان کے سروں پر بختی اونٹ کی کوہان کی مانند (جوڑا) ہوگا، ان پر لعنت بھیجو کیونکہ یہ عورتیں ملعون ہیں۔'' [طبرانی]

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گدوانے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور حسن کیلئے دانتوں میں کشادگی پیدا کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی صورتوں میں تبدیلی پیدا کرتی ہیں۔'' [صحیح بخاری]

ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سیاہ خضاب لگایا اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کا چہرہ سیاہ کردے گا۔'' [مجمع الزوائد: ۱۶۶/۵]

ان احادیث کی روشنی میں باہر نکلتے ہوئے خصوصاً اور عام حالات میں بھی درج ذیل امور جائز نہیں ہیں۔

☆بھنوؤں کے بال بنانا ☆چہرے کے بال اتارنا یا رنگنا ☆سر پر جوڑا یا ابھار بنانا ☆ہونٹوں کے اُوپر کے بال اکھیڑنا یا رنگنا ☆دانتوں کو خوبصورتی کیلئے کشادہ کرانا ☆بالوں کو سیاہ خضاب لگانا ☆بالوں کو کئی طرح کے غیر فطری رنگوں سے رنگنا۔

بغیر خوشبو لگائے باہر نکلنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس عورت کی نماز قبول نہیں کی جاتی جو مسجد میں خوشبو لگا کر نماز کیلئے آئے حتیٰ کہ وہ واپس جا کر غسلِ جنابت جیسا غسل کرے۔'' [ابوداؤد، کتاب الرجل: ۴۱۷۴]

ابنِ حجرؒ اس کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث کی رو سے اس پر غسل کرنا واجب ہے ورنہ نماز قبول نہ ہوگی۔ چنانچہ عورت کیلئے مسجد جاتے ہوئے کسی بھی خوشبو کا استعمال ممنوع ہے، وہ خوشبودار تیل، خوشبودار صابن، خوشبودار پاؤڈر یا کوئی اور خوشبودار چیز استعمال نہ کرے گی۔

ابوہریرہؓ سے ایک روایت ہے: (لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ و لکن لیخرجن و ھن

تفلات)۔ ''اللہ کی بندیوں کو مسجد میں جانے سے نہ روکو لیکن چاہیے کہ وہ بغیر زینت کے مسجد کیلئے نکلا کریں۔'' [ابوداؤد: کتاب الصلاۃ: ۵۵۶] اس حدیث کے متعلق امام خطابیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث میں وارد لفظ ''تفلات'' ہے تفلات سے مراد ایسی عورت جس نے خوشبو نہ ملی ہو۔

باہر نکلنے والی عورت کے متعلق علماء کی رائے

ابن دقیق العید کہتے ہیں اس حدیث سے مسجد کا ارادہ کرنے والی عورت کیلئے خوشبو لگانا حرام ثابت ہوا کیونکہ اس سے رغبت و شہوت پیدا ہوگی اور ممکن ہے عورت کی شہوت کی تحریک کا بھی سبب بن جائے۔ اس میں عورت کا اچھا لباس اور وہ زیورات بھی شامل ہیں جن کا اثر نمایاں ہو اور اس میں بن سنور کر قابلِ فخر ہیئت میں مسجد میں جانا بھی شامل ہے۔ علماء نے یہ بھی کہا کہ جب عورت کیلئے مسجد میں معمولی کپڑوں میں جانا ثابت ہے تو دوسری جگہوں پر جاتے ہوئے بدرجہ اولیٰ اس کیلئے خوشبو، زیب و زینت اور اچھے کپڑوں کا استعمال ممنوع ہے۔

امام نوویؒ لکھتے ہیں ''خواتین'' نماز کیلئے پرانے اور بوسیدہ کپڑے پہن کر نکلیں گی، ایسے لباس نہیں پہنیں گی جن سے ان کی نمائش ہو، سادہ پانی سے غسل کرنا (عید کے دن) ان کیلئے مستحب ہے۔ خوشبو وغیرہ کا استعمال مکروہ ہے۔ یہ سارے احکامات ایسی بوڑھی اور ضعیف عورتوں کیلئے ہیں جن کی طرف مرد التفات نہیں کرتے اور ان کی طرف رغبت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ان بوڑھی عورتوں کے عیدگاہ جانے میں خود ان عورتوں کے اور ان کی وجہ سے دوسروں کے فتنہ و فساد میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہیں ہے۔'' [المجموع ۳۱/۵]

محمد بن صالح العثیمینؒ فرماتے ہیں: ''ہمارا خیال یہ ہے کہ عورتوں کو عیدگاہ نکلنے کا حکم دیا جائے گا تاکہ وہ خیر و بھلائی اور مسلمانوں کی نماز اور ان کی دعاؤں میں حاضر اور شریک ہو سکیں لیکن ان پر واجب ہے کہ عام دنوں کے لباس میں نکلیں، بے پردہ اور خوشبو لگا کر نہ نکلیں۔ اس طرح وہ سنت کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ فتنوں سے بھی محفوظ ہوں گی۔'' جب اکثر عورتیں غیر شرعی طریقے پر نکلتی ہوں تو ہم اس کے سبب پورے معاشرے کو منع نہیں کر سکتے بلکہ صرف ان عورتوں کو منع کریں گے جو غیر شرعی طریقے پر نکلتی ہیں۔ [فتاوی برائے خواتین اسلام: ص ۱۶۲]

نبی اکرم ﷺ اور اسلاف کے عہد میں یہ بات ہرگز نہیں ملتی کہ عید کے روز نئے کپڑے سلوانے کا اہتمام کیا جاتا تھا بلکہ موجود لباس میں سے جو بہتر ہوتا اسے پہن لیا جاتا۔ گو عید و جمعہ وغیرہ کیلئے مرد حضرات

ذرا بہتر اور صاف لباس الگ رکھ سکتے ہیں۔ دورِ حاضر میں ہر تقریب کیلئے نئے جوڑے کے ساتھ، نئے جوتے، نئے پرس اور دیگر تمام اشیاء میچنگ اور نئی خریدنے بنانے کا قطعی رواج نہیں تھا بلکہ یہ فضول خرچی ہے ہاں ضرورت ہو تو نئی چیز خریدی اور بنائی جاسکتی ہے۔

عید اور دیگر تقریبات کی وجہ سے مسلمانوں میں فضول خرچی اور حد سے بڑھی ہوئی زیب وزینت کا جو رجحان پیدا ہو چکا ہے، اس نے ہر شخص کو اپنی لپیٹ میں بری طرح لے لیا ہے۔ ہمیں اس سے پیچھا چھڑانا چاہیے۔ خصوصاً خواتین کی زیب وزینت کا اصل مقام گھر ہے خاص طور پر شوہر کی موجودگی میں۔

الحاصل

★ عورت عیدگاہ یا دیگر مساجد میں جمعہ اور جماعت میں شمولیت کرسکتی ہے۔ ★ نبی اکرم ﷺ کی تاکید کے پیش نظر عورت عید کی نماز کیلئے ضرور جائے گی۔ ★ عید کی نماز کیلئے ہر عمر کی عورت اور ہر حالت (پاکی، ناپاکی، حمل وغیرہ) میں جائے گی۔ ★ خواتین کو عیدگاہ میں جاکر اپنی اسلام پسندی اور حجاب پسندی کا عملی مظاہرہ کرکے دشمنانِ دین اور مخالفین پر اپنا رعب بٹھانا چاہیے کیونکہ یہ اظہارِ شوکت کا مشروع طریقہ ہے۔ جب کہ عام جلوس میں شرکت کرنا عورتوں کیلئے جائز نہیں۔

★ وہ کسی قسم کی خوشبودار چیز صابن، تیل، پاؤڈر، عطر وغیرہ لگا کر نہیں جائے گی۔ ★ کپڑے عام اور سادہ ہوں۔ ★ بناؤ سنگار (میک اپ) نہ کیا ہو۔ ★ چادر یا برقع معمولی اور سادہ ہو جس پر کسی قسم کی آرائش نہ ہو۔ ☆ اونچی ایڑھی والا جوتا یا خوبصورت یا نمایاں ہونے والا جوتا، یا آواز پیدا کرنے والا جوتا پہن کر نہیں جائے گی۔ ★ بالوں کے مختلف طرح کے انداز اور فیشن بنا کر نہیں جائے گی بلکہ سادہ انداز میں کنگھی کی ہو گی۔ ★ اپنے ساتھ کوئی غیر ضروری چیز نہیں لے گی مثلاً پرس، بیگ یا کوئی اور چیز وغیرہ۔ ★ ضرورت کی چیز کو کسی تھیلے وغیرہ میں رکھ کر لے جائے گی جس سے وہ چھپ جائے اور نمایاں ہونے کا باعث نہ بنے۔

★ اپنے بچوں کو عام اور معمولی کپڑے پہنا کر لے جائے گی تاکہ ان میں سادگی کا رجحان پیدا ہو، اور وہ بچے عورت کے نمایاں ہونے کا سبب نہ بنیں۔ ★ معمول کا زیور پہنے گی، زیور کے ساتھ کوئی اضافی زینت اختیار نہیں کرے گی۔ بجنے والا زیور نہیں پہنے گی۔ ★ نماز پڑھنے کے بعد گھر آکر اگر چاہے تو اچھے کپڑے، زیور اور میک اپ وغیرہ کا اہتمام کرسکتی ہے لیکن نماز کیلئے جاتے وقت وہ یہ سب ہرگز نہیں کرے گی۔